Ministry of
Religious Affairs and
Interfaith Harmony

ISLAMIC RELIEF

unicef
for every child

بچوں کا تحفظ
اسلامی تعلیمات کی
روشنی میں

CHILD PROTECTION
& WELFARE BUREAU

KHYBER PAKHTUNKHWA
CHILD PROTECTION &
WELFARE COMMISSION
PROTECTION: EVERY CHILD'S RIGHT

Child Protection Cell Balochistan
Protection: Right of Every Child

پاکستان میں ایک کثیر تعداد مذہبی تعلیمات پر یقین رکھتی ہے۔ بچوں کے تحفظ کے لیے مذہبی تعلیمات کیا ہیں اس بارے میں کم لوگ آگاہ ہیں۔
ان فتویٰ کا مقصد لوگوں میں بچوں کے تحفظ کا شعور پیدا کرنا ہے۔

فتوے مستند مذہبی رہنمائی کے طور پر کام کرتے ہیں، کمیونٹیز پر زور دیتے ہیں کہ وہ نقصان دہ طریقوں کو ترک کریں اور بچوں کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔ فتویٰ اسلامی قانون (شریعت) میں ایک اہم مقام رکھتا ہے اور عام لوگوں پر اثر انداز ہونے کا ایک قابل ذکر ذریعہ ہیں۔

حوالہ نمبر 0656

تاریخ 25-09-2025

سوال: دیکھا گیا ہے کہ بچیوں سے جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ لڑکیوں سے زور وزبردستی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بچیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے، بعض اوقات شادی کی غرض سے اور بعض اوقات ان کے جنسی استحصال کے لیے ایسا کیا جاتا ہے۔ والدین یا سرپرست بچیوں کے بارے میں اہم فیصلے یا اقدامات کرنے میں ان سے مشاورت نہیں کرتے۔ اور بچیاں ان فیصلوں یا اقدامات پر راضی نہیں ہوتیں، مگر والدین یا سرپرست اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ ان فیصلوں یا اقدامات کی وجہ سے بچیوں کو تعلیم و صحت کے مسائل کے علاوہ گھریلو تشدد کا سامنا رہتا ہے۔

اس حوالے سے اسلامی تعلیمات کیا کہتی ہیں؟ والسلام

اختر سید

الجواب منہ الہدایۃ والصواب:

1۔ بچیوں کے ساتھ جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک روا رکھنا اسلامی تعلیمات، اخلاقی اقدار اور سماجی انصاف کے منافی ہے۔ قبل از اسلام عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جاتا تھا۔ جب کسی کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوتی تو وہ خوشی مناتا اور جب بیٹی کی پیدائش ہوتی تو وہ شرمسار ہوتا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ()يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖؕ-اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِؕ-اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ()﴾ ترجمہ: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصے سے بھرا ہوتا ہے۔ اس بشارت کی برائی کے سبب لوگوں سے چھپا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا؟ خبردار! یہ کتنا برا فیصلہ کر رہے ہیں۔ (سورۃ النحل: ۵۸۔۵۹) اسلام نے بیٹیوں کو عزت اور شرف سے نوازا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ﴾ ترجمہ: ”جو شخص لڑکیوں کی پرورش سے آزمایا جائے، پھر ان

کی پرورش سے آنے والی مصیبتوں پر صبر کرے تو یہ سب لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بنیں گی"۔ (سنن الترمذی: ۱۹۱۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ﴾ ترجمہ: "جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے"، اور آپ نے کیفیت بتانے کے لیے اپنی دونوں انگلیوں (شہادت اور درمیانی) سے اشارہ کیا۔ (سنن الترمذی: ۱۹۱۴)

2۔ بچیوں کی خرید و فروخت بلکہ کسی بھی آزاد انسان کی خرید و فروخت ناجائز اور حرام ہے۔ اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں ۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ﴿قَالَ اللَّهُ: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ.﴾ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں مدعی بنوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا، دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا، لیکن اس کی مزدوری نہیں دی۔ (صحیح البخاری: 2227)

3۔ والدین کو اپنی اولاد کے ساتھ مشاورت کرنی چاہیے بالخصوص شادی بیاہ میں ان کی رضامندی ضرور معلوم کرنی چاہیے۔ بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر کرنا درست نہیں ہے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، قَالَ: الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا﴾ ترجمہ: "جس نے شادی شدہ زندگی گزاری ہو وہ اپنے بارے میں اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کی مرضی پوچھی جائے اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔ (صحیح مسلم

شرعی بورڈ پاکستان دارالافتاء جامعہ اسلام آباد

تاریخ 25-09-2025 حوالہ نمبر 0656

:۳۴۷۷)فتاوی ہندیہ میں ہے:﴿ وَمِنْهَا رِضَــا الْمَرْأَةِ إذَا كَانَتْ بَالِغَةً، بِكْرًا كَانَتْ أَوْ ثَيِّبًا، فَلَا يَمْلِكُ الْوَلِيُّ إجْبَارَهَا عَلَى النِّكَاحِ عِنْدَنَا، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَان ﴾ترجمہ: ان میں سے ایک(شرط) یہ ہے کہ عورت کی رضامندی لی جائے، جب وہ بالغ ہو، خواہ کنواری ہو یا بیوہ۔ پس ولی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اس کو زبردستی نکاح پر مجبور کرے۔ یہی بات فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔(فتاوی ہندیہ،ج:۱،ص:۲۶۹)بدائع الصنائع میں ہے:﴿وَعَلَى هَذَا يَنْبَنِي أَنَّ الْأَبَ وَالْجَدَّ لَا يَمْلِكَانِ إنْكَاحَ الْبِكْرِ الْبَالِغَةِ بِغَيْرِ رِضَــاهَا عِنْدَنَا ... أَنَّ الثَّيِّبَ الْبَالِغَةَ لَا تُزَوَّجُ إلَّا بِرِضَاهَا، فَكَذَا الْبِكْرُ الْبَالِغَةُ﴾ترجمہ: اور اسی پر یہ مسئلہ مبنی ہے کہ باپ اور دادا کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ بالغ کنواری کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر کریں، ہمارے نزدیک... اور یہ کہ بالغ بیوہ کا نکاح اس کی رضا کے بغیر نہیں کیا جا سکتا، تو اسی طرح بالغ کنواری کا نکاح بھی(اس کی رضا کے بغیر نہیں ہو سکتا)۔(بدائع الصنائع،ج:۲،ص:۲۴۲)

بچیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا اسلامی تعلیمات اور اخلاقی اقدار کے خلاف ہے۔ اسلام نے بیٹیوں کو عزت و مقام دیا اور ان کی پرورش و کفالت کو جنت کا ذریعہ قرار دیا۔ بچیوں یا کسی بھی آزاد انسان کی خرید و فروخت ناجائز اور حرام ہے اور اس پر سخت وعید آئی ہے۔ والدین پر لازم ہے کہ نکاح جیسے معاملات میں بیٹی کی رضامندی کو لازماً شامل کریں۔ بالغ لڑکی، خواہ کنواری ہو یا بیوہ، اس کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔ حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم

(ڈاکٹر مفتی) محمد ظفر اقبال جلالی

سربراہ دارالافتاء و شرعی بورڈ پاکستان و پرنسپل و شیخ الحدیث جامعہ اسلام آباد

0300.5566803

جامعہ غوثیہ رضویہ (جامعہ اسلام آباد) سٹریٹ نمبر 85-B، I-8/4، اسلام آباد، 0300-5566803, 051-4864945
drzafarjalali@gmail.com, www.jamiaislamabad.net

6131

بچوں کے حقوق اور ان کے تحفظ کے متعلق اسلامی تعلیمات

سوال: ہمارے معاشرے میں بچوں کو ذہنی و جسمانی تشدد، زیادتی، جبری مشقت اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جنس کی بنیاد پر بچوں میں تفریق کی جاتی ہے۔ نیز بچوں کو تعلیم کے حق سے محروم کیا جاتا ہے۔

والدین یا سرپرست کی طرف سے ایسے اقدامات اور فیصلے کیے جاتے ہیں جو بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت، اور ان کی جسمانی، ذہنی اور سماجی نشو و نما، اور جسمانی و نفسیاتی صحت میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس سوال کا جواب دیجئے۔

والسلام

اختر سید

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، وبعد

اسلام دینِ رحمت ہے، اور اس نے انسانی زندگی کے ہر مرحلے میں عدل، احسان اور رحم کا حکم دیا ہے۔ بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کی تعلیم و تربیت، جسمانی و ذہنی، سماجی تحفظ، اور ان کے حقوق کی ادائیگی نہ صرف اخلاقی اور معاشرتی فریضہ ہے، بلکہ شرعی اور دینی اعتبار سے بھی واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التحریم:6)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ (سورۃ الاسراء:31)

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور بالخصوص تمہیں بھی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

كلكم راعٍ وكلكم مسؤول عن رعيته (بخاری، مسلم)

تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

بچوں کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا، ان سے جبری مشقت، زیادتی و تشدد، یا ہراساں کرنا جائز نہیں ہے

لڑکا اور لڑکی کے سماجی حقوق یکساں ہیں۔ نیز تمام وہ کام اور فیصلے جو بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت، اور ان کی جسمانی، ذہنی اور سماجی نشوونما، اور جسمانی ونفسیاتی صحت میں رکاوٹ کا سبب ہوں، ان سے اجتناب والدین اور معاشرے کے تمام طبقات کے لیے ضروری ہے۔

بچوں میں مساوات اور شفقت ان کا بنیادی حق ہے جس کو تلف نہیں کرنا چاہیے۔ بچوں کے مفاد کو ہر فیصلہ میں اولین حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ جو افراد یا ادارے بچوں کے ساتھ ظلم، زیادتی، یا تفریق کے مرتکب ہوں، وہ شرعاً قابل مؤاخذہ ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مفتی محمد صدیق سعدی — مدرسہ اسلامیہ اشاعۃ القرآن پیرودھائی راولپنڈی، فتویٰ نمبر 413

مفتی محمد صدیق سعدی
مہتمم مدرسہ اسلامیہ اشاعت القرآن
پیرودھائی راولپنڈی

دار الافتاء

مفتی فاضل احمد نقشبندی — خطیب جامع مسجد [illegible] اسلام آباد

مدرسہ [illegible] القرآن الکریم
کری روڈ اسلام آباد
0321-8537030
مہتمم مفتی عطاء الرحمن

مفتی عطاء الرحمن — امام و خطیب مسجد رحمۃ للعالمین کری روڈ اسلام آباد

مولانا محمد نعیم الرحمن چشتی
خطیب جامع مسجد حنفیہ صدیقیہ
گلی نمبر 10 [illegible] ڈھوک حسو راولپنڈی
NOT VALID FOR COURT

مولانا محمد نعیم الرحمن چشتی — خطیب جامع مسجد حنفیہ صدیقیہ ڈھوک حسو راولپنڈی

دارالافتاء اقبال ٹاؤن راولپنڈی
مفتی محمد نعیم منیر فاروقی
0331-4827956

مفتی محمد نعیم منیر فاروقی — امام و خطیب جامع مسجد سیدنا حسین ابن علیؓ اقبال ٹاؤن راولپنڈی

مفتی احمد [illegible] سعدی — نائب مفتی مدرسہ اسلامیہ اشاعۃ القرآن پیرودھائی

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان۔

کمپیوٹر نمبر: 27,081/25   daruliftajamianaeemia@gmail.com   تاریخ: 24/09/2025

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دیکھا گیا ہے کہ بچیوں سے جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک کیا جاتا ہے لڑکیوں سے زور زبردستی کی جاتی ہے اس کے علاوہ بچیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے بعض اوقات شادی کی غرض سے اور بعض اوقات ان کے جنسی استحصال کے لیے ایسا کیا جاتا ہے کم عمر بچیوں سے جبری طریقے سے مذہب تبدیل کروایا جاتا ہے والدین یا سرپرست بچیوں کے بارے میں اہم فیصلے یا اقدامات کرنے میں ان سے مشاورت نہیں کرتے اور بچیاں ان فیصلوں یا اقدامات پر راضی نہیں ہوتیں مگر والدین یا سرپرست اس کی پرواہ نہیں کرتے، ان فیصلوں یا اقدامات کی وجہ سے بچیوں کو تعلیم وصحت کے مسائل کے علاوہ گھریلو تشدد کا سامنا رہتا ہے اس بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟ اس حوالہ سے شرعی رہنمائی فرمائیں۔

سائل: اختر سید 0333-0517269

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

اسلام نے عورت رلڑکی ربچی کو جتنے حقوق دیے ہیں دنیا کے کسی مذہب نے نہیں دیے مثلاً بچی کی پیدائش پر فرشتے مبارکباد دینے آتے ہیں۔ بچی کی پرورش پر جنت اور آخرت میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی قربت کی نویدیں حدیث میں آئی ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا۔ ''بیٹیوں کو بُرا مت سمجھو، بے شک وہ محبت کرنے والیاں ہیں۔'' (مسند امام احمد، 6/134، حدیث 17378:) حدیثِ نبوی ہے۔ ''جس کے یہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ نہ تو اسے کوئی تکلیف پہنچائے، نہ ہی اسے بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ کریم اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (مستدرک، 5/248، حدیث 7428 :) حدیث پاک میں ہے کہ ''جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بوجھ آپڑے اور وہ ان کے ساتھ اچھا برتاو کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے رُکاوٹ بن جائیں گی۔'' (مسلم، ص 1414، حدیث 2629:) ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم اَہْلَ الْبَیْت یعنی اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اُس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے جو ایک کمزور سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس کمزور جان کی پرورش کی ذمے داری لے گا، قیامت تک اللہ کریم کی مدد اُس کے شاملِ حال رہے گی۔'' (مجمع الزوائد، 8/285، حدیث 13484 :) اللہ پاک کے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی: اور دو ہوں تو؟ فرمایا: دو ہوں تب بھی۔ عرض کی گئی: اگر ایک ہو تو؟ فرمایا: اگر ایک ہو تو بھی۔'' (معجم الاوسط، 4/347، حدیث 6199:) ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جو اپنی دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتے دار بچیوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے یہاں تک کہ اللہ پاک انہیں بے نیاز کر دے (یعنی ان کا نکاح ہو جائے یا وہ صاحبِ مال ہو جائیں یا ان کی وفات ہو جائے) تو وہ اس کیلئے آگ سے رکاوٹ ہو جائیں گی۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، 10/179، حدیث: 26578) ہمارے پیارے نبی کی پیاری بیٹی سیدہ کائنات حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا جب نبی کریم، رؤوف ورحیم ﷺ کے پاس آتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر ان کی طرف متوجہ ہوتے، پھر اپنے پیارے پیارے ہاتھ میں اُن کا ہاتھ لے کر اُسے بوسہ دیتے پھر اُنہیں اپنی جگہ بٹھاتے۔ اسی طرح جب نبی

کریم ﷺ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی کھڑی ہو جاتیں، آپ کا مبارک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چومتیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔(ابوداود، 4/454،حدیث 5217 :)

اورعورت کے بیٹی ہونے، بہن ہونے، ماں ہونے اور بیوی ہونے کی صورت میں مردوں پر الگ الگ حقوق لازم کیے ہیں وہ سارے حقوق اور ان پر شفقت ونرمی کرنے اوران پر اجر وثواب سے متعلق احکام، کتب حدیث میں موجود ہیں۔

بہرحال جوکوئی بچیوں سے بدسلوکی کرے یاظلم وزیادتی کرے تو یہ اس کی اپنی بدبختی ہے جس پر وہ عند اللہ مجرم ہے جس کا جواب وحساب اس کو بروز قیامت دینا پڑے گااور ایسا شخص قانونا بھی مجرم ہےاس کے خلاف کاروائی کی جائے۔قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔''وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ''؛''اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے انہیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لئے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔''(سورۃ ابراہیم،آیت:۴۲)

بچیوں کی خرید وفروخت کرنا شرعا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ انسان ہیں اور آزاد ہیں اور آزاد انسان مال نہیں ہوتا اوراس کی بیع ناجائز ہوتی ہے۔بدائع الصنائع میں ہے۔''(ومنها)أن يكون مالا لأن البيع مبادلة المال بالمال، فلا ينعقد بيع الحر؛ لأنه ليس بمال ''

(بدائع الصنائع، کتاب البیوع،فصل فی الشرط الذی یرجع إلی المعقود علیہ، ج5:،ص140:،ط:دار الکتب العلمیۃ)

بچیوں کی بیع شادی کی غرض سے ہو یا جنسی استحصال کے طور پر بہرصورت ناجائز وحرام ہے شادی کرنی ہے تو شرعی طریقے سے نکاح کیا جائے ورنہ زنا اورنا جائز ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔''وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِیْلًا ''؛''اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ بے شک وہ بے حیائی کا کام ہےاور برا راستہ ہے۔''(بنی اسرائیل:۳۲)

کوئی شخص اپنا مذہب جس عمر میں چاہے اپنی مرضی سے بدل کر مسلمان ہوسکتا ہے شرعا اس میں کوئی ممانعت نہیں بلکہ دنیا وآخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔البتہ جبرا تبدیلی مذہب کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا جو ایسا کرتا ہے اس کے خلاف کاروائی کی جائے۔والدین جب کوئی اہم فیصلے کرتے ہیں تو بالعموم وہ خیر خواہی پر مبنی اور اولاد کے لیے مخلصانہ اور مفید ہوتے ہیں، ایسے فیصلوں کو بخوشی قبول کرنا چاہیے اور اگر وہ شریعت سے متصادم اور ناجائز ہوں تو انہیں قبول کرنا جائز نہیں۔''لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق ''؛''اللہ تعالی کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔''(مشکوۃ المصابیح، ج:۲،ص۳۳۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

خلاصہ یہ ہے کہ بچیوں پر کسی بھی طرح کی زیادتی کرنا اوران کے حقوق یا مال ضبط کرنا شرعا جائز نہیں اور آزادی کے نام پر اتنا چھوٹ دے دینا کہ اسلام دشمنی پر اتر جائیں یہ بھی جائز نہیں اعتدال کے ساتھ معاملات ادا کیے جائیں اور والدین اور بچوں کے باہمی اعتماد کے ساتھ فیصلے کئے جائیں تو بہتر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والله تعالىٰ اعلم بالصواب

کتبہ:ابو الانوار (مفتی) محمد مدنی سعیدی غفرلہ

۳۰ ربیع [illegible] بمطابق ۲۴ستمبر ۲۰۲۵ء

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نمبر اندراج ______ فتوىٰ از دار الافتاء دار العلوم مجددیہ نعیمیہ (رجسٹرڈ ٹرسٹ) تاریخ اجراء ______
جلد نمبر ______ ٹیلیفون:-٠٢١-٣٣٥٠٩٠٧٤
گلشن نعیمی صاحبداد گوٹھ
ملیر کالونی کراچی نمبر ۳۷

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے معاشرے میں بچوں کو ذہنی و جسمانی تشدد زیادتی جبری مشقت اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جنس کی بنیاد پر بچوں میں تفریق کی جاتی ہے نیز بچوں کو تعلیم کے حق سے محروم کیا جاتا ہے والدین یا سرپرست کی طرف سے ایسے اقدامات اور فیصلے کئے جاتے ہیں جو بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت اور ان کی جسمانی ذہنی اور سماجی نشو و نما اور جسمانی و نفسیاتی صحت میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں اسلامی تعلیمات اور قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی روشنی میں جواب دیکر ثواب حاصل کریں۔

سائل: سجاد علي لولائي
اسلامک ریلیف پاکستان

الجواب بعون الملك الغفار بحرمة سيد الابرار ﷺ

بر تقدیر صدق صورت مسئولہ میں اسلام دین رحمت ہے اور اس نے انسانی زندگی کے ہر مرحلے میں عدل، احسان اور رحم کا حکم دیا ہے بچوں کے ساتھ جس سلوک، ان کی تعلیم و تربیت، جسمانی و ذہنی سماجی تحفظ اور ان کے حقوق کی ادائیگی نہ صرف اخلاقی اور معاشرتی فریضہ ہے بلکہ شرعی اور دینی اعتبار سے بھی واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةِ﴾ (سورة التحريم آيت:٦)

ترجمہ: اے ایمان والو! اور اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔
﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ﴾ (سورة بني اسرائيل:٣١) اور اپنے اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كلكم راع كلكم مسئول عن رعيته (بخاری و مسلم) یعنی: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ بچوں کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا، ان سے جبری مشقت زیادتی و تشدد یا ہراساں کرنا ہرگز جائز نہیں۔

اور فرمایا لأن يؤدب الرجل ولده خير من أن يتصدق بصاع یعنی: انسان کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا یہ ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

والدین پر بچوں کے پانچ حقوق ہیں:

اولاد کا پہلا حق یہ ہے کہ ان کے لئے اچھی ماں تلاش کی جائے اور ماں پر لازم ہے کہ وہ ایسے شخص سے نکاح کرے جو اس کے بچوں کا اچھا باپ ثابت ہو۔

اولاد کا دوسرا حق یہ ہے کہ ان کے لئے اچھا نام تجویز کیا جائے کیونکہ نام کا اثر شخصیت پر ہوتا ہے۔

اولاد کا تیسرا حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ محبت او شفقت پیار اور ایثار کا سلوک کیا جائے۔

اولاد کا چوتھا حق یہ ہے کہ اس کی پرورش حلال روزی سے کی جائے بلکہ بہت ہی ضروری ہے۔

اولاد کا پانچواں حق یہ ہے کہ یہ حق اہم ترین ہے وہ یہ کہ اولاد کی صحیح نہج پر تربیت کی جائے جن والدین کی غفلت یا غلط تربیت کے نتیجے بچے بے راہ روی یا گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

یہ اولاد آپ کے پاس ایک خوبصورت اور قیمتی امانت ہے اس امانت میں خیانت نہ کیجئے بلکہ اس کا حق ادا کیجئے اور اس کا حق یہ ہی ہے کہ اس کی صحیح تربیت کیجئے۔ کوشش کریں آپ کا بچہ ایک اچھا انسان اور مثالی مسلمان بنے اگر آپ نے ایسا کیا تو یہ زندگی میں آپ کے لئے کار ثواب ہوگا اور مرنے کے بعد صدقہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے

إذا مات الإنسان انقطع عمله إلا ثلاث صدقة جاريته أو علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له.

جب انسان مر جاتا ہے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے صدقہ جاریہ، علم نافع یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ لڑکا اور لڑکی کے سماجی حقوق یکسا ہیں نیز تمام وہ کام اور فیصلے جو بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت اور ان کی جسمانی و ذہنی اور سماجی نشود و نما اور جسمانی اور نفسیاتی صحت میں رکاوٹ کا سبب ہوں ان سے اجتناب والدین اور معاشرے کے تمام طبقات کے لئے ضروری ہے اگر بچوں کی صحیح تربیت نہ کی گئی تو روز قیامت سخت مؤاخدہ ہوگا اور بچہ اپنے والدین کا نافرمان ہو جائے گا والدین کے لئے دنیا میں سب سے بڑی مصیبت اولاد کا نافرمان ہونا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:

شفاعت رسول النعیمی عفی عنہ المسئول

۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۷ھ

الجواب صحیح محمد شفاعت رسول النعیمی عفی عنہ المسئول

مفتی شفاعت رسول نعیمی
خادم دار البحث والافتاء
جامعہ دار العلوم نعیمیہ ملیر کراچی
0312-2541164

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی قدر حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام دین اور مفتیان صاحبان شرح متن اس مسئلے میں۔

کہ سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر آئے روز نابالغ بچوں اور بچیوں کے ساتھ جسمانی تشدد، جنسی تشدد، ہراسگی، انسانی حقوق کی پامالی، جبری مشقت اور نظرانداز کے واقعات رونما ہو رہی ہیں۔ عام گلیوں اور بازاروں کے علاوہ تعلیمی، فنی اداروں میں بھی یہ واقعات تسلسل کے ساتھ رپورٹ ہو رہی ہیں۔

اسلامی معاشرے میں بچوں اور بچیوں پر جسمانی، جنسی تشدد ہراسگی، انسانی حقوق کی پامالی، جبری مشقت کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر کیا ہے۔ ازراہ کرم تفصیلی جواب سے نوازیں تاکہ اس مسئلے میں اصلاح احوال کی طرف ہمیں پیش رفت کرنے میں آسانی ہو۔

(نوٹ) از راہ کرم جواب پر اپنا دستخط بھی ثبت فرمائیں۔

العارض،

دار الافتاء

عدنان احمد

چائلڈ پروٹیکشن آفیسر

اسلامک ریلیف پاکستان

خیبر پختون خواہ بین المذاہب چائلڈ پروٹیکشن فورم 0345-8341657

دار الافتاء

فوٹو کاپی اصل کے مطابق ہے

00035

الجواب حامداً ومصلیا

سائل نے سوال میں بچوں اور بچیوں کے متعلق کئی امور کے بارے میں پوچھا ہے:

۱۔ جسمانی تشدد۔ ۲۔ جنسی تشدد اور ہراسمنٹ۔ ۳۔ انسانی حقوق کی پامالی۔ ۴۔ جبری مشقت

واضح رہے کہ مذکورہ چاروں امور شریعت میں ناجائز ہیں، اور یہ صرف بچوں اور بچیوں کے ساتھ خاص نہیں ہیں، تشدد خواہ جنسی ہو، یا جسمانی ہو یعنی مار پیٹ، یا حقوق کی پامالی ہو یا کسی سے زبردستی اور جبراً مشقت لینی ہو، یہ بڑوں کے حق میں بھی حرام ہیں، تاہم سائل نے خاص طور پر بچوں کے متعلق سوال پوچھا ہے، تو ان امور کے واضح طور پر ناجائز ہونے کے باوجود ہر ایک کا کچھ خلاصہ ذیل میں ملاحظہ ہو:

۱۔۔۔ بچوں پر جسمانی تشدد کو شریعت نے بالکل منع کیا ہے، صرف والد اور استاد (یعنی معلم خواہ درس کا ہو یا کسی صنعت سکھانے کا ہو) کو اجازت دی ہے کہ وہ بچے کو تادیباً (نہ کہ تعزیراً) بوقتِ ضرورت اور بقدرِ ضرورت اس کی اصلاح کے لئے ہلکی مار مار سکتا ہے، جو چہرے اور نازک اعضاء پر نہ ہو، نیز ایسی مار نہ ہو جس سے اس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا جسم پر نشان پڑ جائے، یعنی ہلکی مار ہو، یہ سب کچھ تادیب کے لئے ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں دس سال کی عمر میں بچے کے نماز نہ پڑھنے پر مارنے کا حکم آیا ہے، اس سے یہی مار مراد ہے، جو شرعی حدود کے اندر اندر ادب و تعلیم سکھانے کے پیش نظر ہو، اور سزا اور تعزیر کے طور پر نہ ہو، کیونکہ بچوں کے حق میں تعزیری سزا کی اجازت حاکم کو بھی نہیں ہے۔

من أهل الفهم والتمييز بخلاف الدابة قال في الكرخي قال أصحابنا جميعا في المعلم، والأستاذ الذي يسلم إليه الصبي في صناعة إذا ضرباه بغير إذن أبيه، أو وصيه فمات ضمنا، وأما إذا ضرباه بإذن الأب، أو الوصي لم يضمنا وهذا إذا ضرباه ضربا معتادا يضرب به مثله أما إذا لم يكن كذلك ضمنا على كل حال(الجوهرة النيرة)وكذا المعلم إذا ضرب الصبي ضربا فاحشا يعزر (درر الحكام)لأمر للوجوب، لكن يقيد بما إذا كان الضرب نافعاً، لأنه أحياناً تضرب الصبي ولكن ما ينتفع بالضرب، ما يزداد إلا صياحاً وعويلاً ولا يستفيد، ثم إن المراد بالضرب الضرب غير المبرح، الضرب السهل الذي يحصل به الإصلاح ولا يحصل به الضرر " انتهى.

دار الافتاء

دار الافتاء

00036

فوٹو کاپی اصل کے مطابق ہے

۹/۵/۱۴۴۳ھ

"لقاء الباب المفتوح" (18/95)

وقال رحمه الله أيضا:

" لا يضرب ضرباً مبرحاً، ولا يضرب على الوجه مثلاً، ولا على المحل القاتل وإنما يضرب على الظهر أو الكتف أو ما أشبه ذلك مما لا يكون سبباً في هلاكه. والضرب على الوجه له خطرة، لأن الوجه أعلى ما يكون للإنسان وأكرم ما يكون على الإنسان، وإذا ضرب عليه أصابه من بالذل والهوان أكثر مما لو ضرب على ظهره، ولهذا نهى عن الضرب على الوجه " انتهى.(موقع الاسلام)

للمعلم ضرب الصبي الذي يتعلم عنده للتأديب . وبتتبع عبارات الفقهاء يتبين أنهم يقيدون حق المعلم في ضرب الصبي المتعلم بقيود منها: أ - أن يكون الضرب معتادا للتعليم كما وكيفا ومحلا، يعلم المعلم الأمن منه، ويكون ضربه باليد لا بالعصا، وليس له أن يجاوز الثلاث، روى أن النبي عليه الصلاة والسلام قال لمرداس المعلم رضي الله عنه: إياك أن تضرب فوق الثلاث، فإنك إذا ضربت فوق الثلاث اقتص الله منك ب - أن يكون الضرب بإذن الولي، لأن الضرب عند التعليم غير متعارف، وإنما الضرب عند سوء الأدب، فلا يكون ذلك من التعليم في شيء، وتسليم الولي صبيه إلى المعلم لتعليمه لا يثبت الإذن في الضرب، فلهذا ليس له الضرب، إلا أن يأذن له فيه نصا.

ونقل عن بعض الشافعية قولهم: الإجماع الفعلي مطرد بجواز ذلك بدون إذن الولي .ج-أن يكون الصبي يعقل التأديب، فليس للمعلم ضرب من لا يعقل التأديب من الصبيان قال الأثرم: سئل أحمد عن ضرب المعلم الصبيان، قال: على قدر ذنوبهم، ويتوقى بجهده الضرب وإذا كان صغيرا لا يعقل فلا يضربه .(الموسوعة الكويتية)

دار الإفتاء

دار الإفتاء

00037

فوٹو کاپی اصل کے مطابق ہے

٩/٩/١٤٤٥

۲۔۔۔بچوں پر جسمانی تشدد جب حرام اور ناجائز ہے، اور سخت گناہ ہے، تو جنسی تشدد، یا بچوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنا تو بہت ہی سنگین گناہ ہے، جس کے حرام اور ناجائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

وعن ابن عباس - رضی الله عنهما - أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال: »من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به ومن وجدتموه وقع على بهيمة فاقتلوه واقتلوا البهيمة«.

رواه أحمد والأربعة ورجاله موثقون (سبل السلام)

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فاعل اور مفعول کے قتل کا حکم دیا ہے، وہ الگ بات ہے کہ دیگر دلائل کی روشنی میں اس عمل کی سزا کے بارے میں حضراتِ فقہاء امت کا اختلاف ہے، لیکن اس کے ناجائز اور سنگین گناہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

۳۔۔۔شریعت میں چھوٹے یعنی نابالغوں اور خصوصاً یتیم بچوں کے حقوق مالیہ اور بدنیہ کے تحفظ کی بہت تاکید آئی ہے، اور ان کے حقوق کے اتلاف کی بہت سختی کے ساتھ ممانعت آئی ہے، سورہ نساء کی درج ذیل آیت میں ذکر کیا گیا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال غلط طریقہ سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ ڈالتے ہیں، یہی حکم نابالغ بچوں کا بھی ہے جن کے اموال کو ان کے اولیاء وغیرہ ظلماً کھاتے ہیں، اور اس پر قابض رہتے ہیں، تفسیر طبری میں جو حدیث اس آیت کے ذیل میں مذکور ہے کہ ایسا شخص قیامت کے دن جب قبر سے اٹھے گا تو آگ کا شعلہ اس کے منہ، کانوں، ناک اور آنکھوں سے نکل رہا ہوگا جس سے ہر شخص یہ سمجھے گا کہ اس نے دنیا میں یتیموں کا مال ہڑپ کیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ نابالغ بچوں اور خصوصاً یتامیٰ کی ملکیتی اشیاء کے استعمال میں نہایت ہی احتیاط لازم ہے، جو ہمارے زمانہ میں مفقود ہے۔

إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما إنما يأكلون في بطونهم نارا وسيصلون سعيرا (۱۰ النساء)

كما: حدثنا محمد بن الحسين، قال: ثنا أحمد بن مفضل، قال: ثنا أسباط، عن السدي: {إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما إنما يأكلون في بطونهم نارا} [النساء ۱۰] قال: »إذا قام الرجل يأكل مال اليتيم ظلما، يبعث يوم القيامة ولهب النار يخرج من فيه ومن مسامعه ومن أذنيه وأنفه

دار الافتاء

JC038

فوٹو کاپی اصل کے مطابق ہے

۹/۵/۱۴۴۲ھ

وعیلیه یعرفه من رآه یأکل مال الیتیم «(تفسیر الطبری)

۴۔۔۔۔جبری مشقت (Forced Labor) کا قانون ایکٹ ۱۹۹۲ نافذ ہے، جو آئین کے آرٹیکل ۱۱ کے تحت تمام پاکستانی شہریوں کو غلامی اور جبری مشقت سے آزادی فراہم کرتا ہے، اور اس میں جبری مشقت کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ ''جبری مشقت ہر وہ کام ہے جو کسی شخص سے اس کی مرضی کے خلاف لیا جائے اور وہ شخص یہ کام کسی سزا کے خوف سے کرنے پر مجبور ہو'' یہ قانون صرف بچوں کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ اس میں بچوں کے ساتھ بڑے ملازم بھی شامل ہیں، تاہم بچوں کو خاص طور پر جبری مشقت سے تحفظ (Protection) دیا گیا ہے، جس میں ۵ سے ۱۶ سال کے درمیان بچوں کو تعلیم دلوانے کے علاوہ ہر قسم کی ملازمت پر پابندی لگائی گئی ہے، نیز یہ ہر وہ کام جو بچوں کو بے راہ روی کا شکار بنائے، اس کو منع کیا ہے، نیز بچوں کے حق میں وقت کی تحدید کی گئی ہے، اور یہ کہ بچہ جو کام کرے، وہ اس کی طاقت اور استطاعت سے باہر نہ ہو، جیسا کہ بھٹہ میں بچوں کی حالت کا مشاہدہ ہو رہا ہے، گھروں میں چھوٹے بچوں یا بچیوں کو کو ملازم رکھا جاتا ہے، جن پر ہر قسم کا تشدد کیا جاتا ہے، بلکہ ان کے ساتھ غلاموں جیسا سلوک کیا جاتا ہے، یا بچوں سے بھیک مانگا جاتا ہے، یا بچوں سمگلنگ وغیرہ کے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ (گوگل اور نیٹ پر یہ سارے آرٹیکلز اور سیکشن تفصیل کے ساتھ موجود ہیں)

واضح رہے کہ بچوں کی جبری مشقت مذکورہ معنی کے اعتبار سے شریعت نے بھی ناجائز قرار دیا ہے:

موطا امام مالکؒ میں ہے:

ولا تکلفوا الصغیر الکسب (حدیث رقم ۴۲)

''بچے کو کمانے کا مکلف نہ بناؤ''

مشہور حدیث ہے:

من لم یرحم صغیرنا .... فلیس منا. (ابوداود)

ادب المفرد للامام البخاری رحمه الله (۱۹۲،۱۹۳) میں ہے:

للمملوك طعامه و کسوته ولا یکلف من العمل مالا یطیق

''مملوک کو طعام اور کپڑا دو اور اس کو ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو اس کی استطاعت سے باہر ہو۔''

سنن ابی داود میں ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں

30039

فوٹو کاپی اصل کے مطابق ہے

خدمت النبی ﷺ عشر سنین فما قال لی: اف، ولا لم صنعت ولا الاصنعت.

''میں دس سال تک آپ کی خدمت کی، آپ نے مجھے اف تک نہیں فرمایا اور نہ یہ کہ یہ کام کیوں کیا یا کیوں نہیں کیا''

صحیح بخاری میں ہے: کہ تین قسم کے آدمی کی طرف سے قیامت کے دن میں خصم بنوں گا ان میں سے ایک درج ذیل بھی ہے:

...ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منه ولم یعط اجره.

''وہ شخص جس نے کسی کو مزدور بنایا اور اس سے پورا کام لیا، لیکن اسکو اجرت نہیں دی۔''

ان تمام احادیث مبارکہ میں جبری مشقت سے منع اور بچوں پر ترحم کی ترغیب آئی ہے، لھذا شریعت نے بچوں اور اجراء (ملازمین) کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا ہے، اوپر ذکر کردہ آخری حدیث جو بخاری شریف میں مروی ہے اس میں کتنی سخت وعید وارد ہے کہ ملازم سے پورا پورا کام لے اور اس کو اجرت نہ دے (یا اس کا جتنا حق عرف ودستور کے مطابق بنتا ہے، اس سے اس کو محروم کیا جائے) ایسے مظلوم مزدور کی طرف سے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں مقدمہ لڑوں گا۔

تاہم اس سلسلہ میں جو شرعی گنجائش ہے، اس کا خلاصہ بھی ذیل میں ملاحظہ ہو:

ولی کو اجازت ہے کہ اپنی ولایت کے تحت نابالغ بچوں کو کوئی صنعت اور ہنر سیکھنے یا ان کو مہذب بنانے کے لئے ملازم رکھوائے، جس میں اصل اس ہنر اور تہذیب کو سیکھنا ہو پھر اگر اس میں کچھ اجرت بھی مل جائے، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، اور اس کو ''جبری مشقت'' نہیں کہا جائے، بلکہ یہ تہذیب وتعلیم ہی میں شامل ہے، تاہم جب بچہ بالغ ہو جائے، تو اس ملازمت کو فسخ کر سکتا ہے، کیونکہ اب اس پر ولی کی ولایت ختم ہو گئی، لیکن بچوں سے محض مشقت لینا جس میں کوئی ہنر یا فن سیکھنا ملحوظ نہ ہو، بلکہ بچے کو اذیت دیکر پیسہ کمانا مقصود ہو اور وہ عمل بچے کے لئے قابل اذیت ہو، جس کی کچھ مثالیں اوپر مذکور ہوئیں، ہرگز درست نہیں ہے۔

ولو أجر الأب أو الجد أو وصيهما الصغير ثم بلغ الصغير فهو بالخيار إن شاء مضى على الإجارة وإن شاء فسخ. فرق بين هذا وبينما إذا أجروا عبداً للصغير. ثم بلغ الصغير حيث لا يكون له ولاية الفسخ. والفرق: أن إجارة مال الصغير محض منفعة

دار الافتاء

دار الافتاء

30040

فوٹو کاپی اصل کے مطابق ہے

۹/۵/۱۴۳۴ھ

بسمہ تعالیٰ

جامعۃ الشہید عارف الحسینیؒ

للمعارف الاسلامیہ پشاور پاکستان

Ph:091-2262889

تاریخ 02-09-2025

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تعلیمات میں بچوں کی حقوق

اسلامی تعلیمات بالخصوص مکتب اہل بیت میں بچوں کے ساتھ محبت شفقت اور رحمت سے پیش آنے کی نہایت تاکید کی گئی ہے۔ بچے معصوم امانت ہے، اور ان کے ساتھ ظلم واستحصال خواہ جسمانی ہو نفسیاتی ہو یا جنسی ہو سختی سے ممنوع ہے۔ اسلام نے ان کیلئے بنیادی حقوق مقرر فرمایئے ہیں اور ان حقوق کی پامالی پر سنگین سزائیں متعین کی ہیں تاکہ ان کی معصومیت اور عزت ہمیشہ محفوظ رہے۔

سب سے پہلا اور بنیادی حق جو اسلام نے بچوں کو عطا کیا ہے وہ حق حیات ہے قران مجید نے واضح حکم دیا

" اپنی اولاد کو تنگدستی کے خوف سے قتل نہ کرو "

یعنی ہر بچہ اس بات کا مستحق ہے کہ وہ عزت اور شرافت کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ اس طرح بچوں کی تعلیم تربیت اور محبت وشفقت فراہم کرنا بھی ان کے حقوق میں شامل ہے۔ امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں بچوں کا حق یہ ہے کہ ان پر رحمت کی جائے ان کو اداب سکھایا جائے ان کو تعلیم دی جائے ان کے خطاؤں کو بخشا جائے ان کے ساتھ مہربانی اور درگزر سے پیش آجائے "اور انہیں رشد وکمال کے راہ پر قریب کیا جائے۔

اہل بیت کی تعلیمات میں یہ بھی آیا ہے کہ بچے والدین اور معاشرے کے پاس ایک پاکیزہ امانت ہیں۔ ان کا دل نہایت صاف اور تختی کے مانند ہے جس پر جو کچھ لکھ دیا جائے وہ ثبت ہو جاتا ہے اگر ابتدا ہی سے انہیں خیر اور نیکی کی راہ دکھائی جائے تو وہ سعادت مند بن جاتی ہے اور اگر غفلت برتی جائے تو ان کے گناہوں کا بوجھ والدین اور مربیان پر عائذ ہو گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ بچوں کے لیے پاکیزہ غذا پر سکون ماحول صالح صحبت اور شرم وحیا کی اوصاف مہیا کی جائیں۔

Email:jamiashaheed5@gmail.com

فیصل کالونی، جی ٹی روڈ پشاور پوسٹ بکس نمبر 621

بسمه تعالی

جامعة الشهید عارف الحسینیؒ

للمعارف الاسلامیه پشاور پاکستان

Ph:091-2262889

تاریخ 02/09-2025

بچوں پر تشدد اور اس کے سخت احکام:

اسلام نے بچوں پر ہر قسم کے ظلم اور تشدد کو حرام قرار دیا ہے ان کی تحقیر توہین سخت مار پیٹ یا چہرے اور جسم کے حساس حصوں پر ہاتھ اٹھانا ممنوع ہے۔

بچوں کے ساتھ جنسی استحصال بدترین اور ناقابل برداشت جرم ہے اس سے مراد وہ تمام غیر اخلاقی اور غیر انسانی رویے ہیں جن میں کوئی بالغ فرد بچوں کی معصومیت اور ناپختگی سے ناجائز فائدہ اٹھائے۔ شریعت نے اس جرم کی لیے نہایت سخت سزائے مقرر کی ہے۔

اس طرح اگر کوئی شخص بچے کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے یا یا اس کے ساتھ برہنہ حالت میں ایک بستر پر جمع ہو تو اسے تعزیری سزا دی جائے گی۔ مزید یہ کہ فقہ میں ذکر ہے کہ جو شخص بچے کے ساتھ بدفعلی کرے وہ کبھی بھی اس بچے کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا اور یہ حرمت ہمیشہ باقی رہتی ہے یہ سخت احکامات اس لیے ہیں کہ معاشرے میں معصوم بچوں کے عزت و عصمت محفوظ رہے اور کوئی فرد ان کی سادگی اور معصومیت سے ناجائز فائدہ نہ پائے۔

الغرض مکتب اہل بیت میں بچوں کے حقوق کو نہایت عظیم مقام حاصل ہے ان کی جان عزت تعلیم تربیت اور معصومیت کی حفاظت والدین اور معاشرے کے اولین ذمہ داری ہے جسمانی یا نفسیاتی تشدد توہین و تحقیر اور جنسی استحصال جیسے جرائم نہ صرف دنیوی حدود اور سخت سزاؤں کا موجب ہے بلکہ اخرت میں بھی سنگین مواخذے کا باعث ہوں گے۔ اہل بیت کا طریقہ یہ ہے کہ بچوں کو محبت شفقت اور حکمت کے ساتھ تربیت دی جائے تاکہ وہ صالح باحیا اور دیندار انسان بن کر پروان چڑھے۔ یہی وہ روش ہے جو ہر مسلمان کے لیے نمونہ عمل ہے۔

خواجہ نصیر الدین طوسی رحمت اللہ علیہ نے اخلاق ناصری میں فصل چہارم سیاست تدبیر اولاد لکھی ہے کہ جس کی اہمیت نہایت زیادہ ہے۔

نذیر حسین مطہری پرنسپل جامعہ الشہید سید عارف حسین الحسینی پشاور

جامعة الشهيد عارف الحسيني
للمعارف الاسلاميه پشاور

Email:jamiashaheed5@gmail.com

فیصل کالونی، جی ٹی روڈ پشاور پوسٹ بکس نمبر 621

Dr. Qari Abdul Rasheed

ڈاکٹر قاری عبدالرشید

Member:
Council of Islamic Ideology, govt. of Pakistan
Member:
Central Ruet-e-Hilal Committee, govt. of Pakistan
Principal:
Madrasa tul Banat Balochistan
Member:
Board of Governor's Al Hamd Islamic University Quetta

Ref No. ________ Date 14-9-2025

بچوں سے محنت اور مزدوری

اسلامی شریعت والدین پر یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کا نان ونفقہ فراہم کریں اور انہیں تکلیف دہ اور خطرناک کاموں میں ڈال ان کا استحصال کرنا ہے چونکہ بچے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ پھول ہیں بچوں سے تکلیف دہ کام لینا حقیقتاً انہیں جزوی یا کلی طور پر بنیادی حقوق اور تعلیم سے محروم رکھنا ہے اور تعلیم ان کا بنیادی حق ہے بچوں کی مزدوری کا خاتمہ ضروری ہے تاکہ بچے اپنے بچپن سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ اچھی اور معیاری تعلیم حاصل کریں اور خاص کر بچوں کو مشقت ہراسانی اور ظلم سے بچائیں، انہیں ایک محفوظ اور پرسکون ماحول فراہم کریں، جو ان کی نشو نما کے لیے سازگار ہو سخت اور خطرناک کاموں میں بچوں سے مزدوری کرانا ان پر تکلیف مسلط کرنا شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔

بحکم قرآن حکیم: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

ترجمہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔

اسی طرح ریاست کا بھی فرض اور ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں سے محنت ومزدوری کے حوالہ سے خصوصی قوانین بنائیں اور ریاست کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ایسے معاشی منصوبے اور پروگرام ترتیب دے کہ وہ غریب خاندانوں کو ایسی معاونت فراہم کرے جس سے ان کے بچے تکلیف دہ کاموں اور محنت ومزدوری سے بچ جائیں۔

اسی طرح ریاست کا یہ بھی فرض ہے کہ ہر بچے کے لیے سکول کے ماحول کو اس طرح محفوظ اور معاون بنائے کہ وہاں بچے اچھی تعلیم پا سکیں۔

Postal Address: Madrasa-tul-Banat, Kocha Sher Muhammad,
Jan Muhammad Road, Quetta, Pakistan.
+92-81-2842130,
+92-300-3828700, +92-345-8363784
E-mail: qari_abdul_rasheed@yahoo.com

(Tamgha-e-Imtiaz)
Dr. Qari Abdul Rasheed
Member:
Council of Islamic Ideology, govt. of Pakistan
Member:
Central Ruet-e-Hilal Committee, govt. of Pakistan
Principal:
Madrasa Al-Binat Balochistan
Member:
Board of Governor's Al Hamd Islamic University Quetta

ڈاکٹر قاری عبدالرشید
[illegible]

Ref No. ______________ Date 14-9-2025

پھر بچوں کے استحصال محنت ومزدوری سے بچانے کے حوالے سے ایک ذمہ داری دولت مند خاندانوں اور سول سوسائٹی کی بھی ہے کہ وہ غریبوں اور ضرورت مند لوگوں کی طرف دست تعاون بڑھائیں اور ان کی مالی امداد کریں یہ ایک خدائی حکم اور اخلاقی فرض ہے۔

بچوں کی محنت ومزدوری اور استحصال کا ایک سبب پدری شفقت سے محروم بچے یعنی یتیم بھی ہے ان کی بنیادی حقوق کی ذمہ داری ریاست کے علاوہ معاشرہ کے ہر طبقے خصوصا محراب وممبر، خانقاہوں، امام بارگاہوں اور تمام عبادت، گاہوں کے ذمہ دار افراد پر بھی ہوتی ہے کہ وہ ان کمزور طبقات کے ساتھ مکمل تعاون کی عوام کو آگاہی دیں تاکہ یہ کمزور طبقات اپنے بنیادی حقوق کے ساتھ عزت سے اپنی زندگی گزار سکے۔

ڈاکٹر قاری عبدالرشید الازہری (تمغہ امتیاز)

(Tamgha-e-Imtiaz)
Dr. Qari Abdul Rasheed
Member:
Council of Islamic Ideology, govt. of Pakistan
Member:
Central Ruet-e-Hilal Committee, govt. of Pakistan
Principal:
Madrasa-tul-Binat Balochistan
Member:
Board of Governor's Al Hamd Islamic University Quetta.

(تمغہ امتیاز)
ڈاکٹر قاری عبد الرشید
رکن: اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان
رکن: مرکزی رویت ہلال کمیٹی حکومت پاکستان
مہتمم: مدرسۃ البنات بلوچستان
رکن: بورڈ آف گورنرز، الحمد اسلامک یونیورسٹی کوئٹہ

Ref No. ——

Date 14-9-2025

ماں اور بچے کی صحت احکام اسلام کی روشنی میں

اسلام میں اولاد بلا تفریق اللہ تعالی کی عظیم نعمت ہے اور اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک اور زندگی کی رونق قرار دیا ہے

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو جنت کی تتلیاں اور پھولوں سے تعبیر فرمایا ہے اس لیے اس کی اور اس کی ماں کی صحت و تندرستی اور حقوق کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔

بچوں کے حقوق میں سے

1. رضاعت یعنی ماں کا دودھ بچے کا حق

پیدائش کے بعد بچے کے لیے سب سے موضوع غذا ماں کا دودھ ہے جس پر تمام ڈاکٹرز اور اطباء متفق ہیں۔

اور پھر جو بچے کسی وجہ سے ماں کے دودھ سے محروم رہ جاتے ہیں وہ طرح طرح کی جسمانی کمزوریوں کا شکار ہو جاتے ہیں اس لیے پیدائش کے بعد ماں کا دودھ بچے کا حق ہے اور پھر قرآن مجید میں اس طرح سے بیان فرمایا گیا۔

وَ الْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ

یعنی مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں دو سال مکمل

اس حکم سے بچے کی پیدائش میں وقفہ خود بخود ہو جاتا ہے

2. صحت کا حق

والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی صحت اللہ تعالی کی نعمت ہے اس کا خیال رکھتے ہوئے

Postal Address: Madrasa-tul-Banat, Kocha Sher Muhammad, Jan Muhammad Road, Quetta, Pakistan.
+92-81-2842130, +92-300-3828700, +92-345-8363784
E-mail: qari_abdul_rasheed@yahoo.com

(Tamgha-e-Imtiaz)
Dr. Qari Abdul Rasheed
Member:
Council of Islamic Ideology, govt. of Pakistan
Member:
Central Ruet-e-Hilal Committee, govt. of Pakistan
Principal:
Madrasa-tul-Binat Balochistan
Member:
Board of Governor's Al Hamd Islamic University Quetta

(تمغہ امتیاز)
ڈاکٹر قاری عبدالرشید
رکن اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان
رکن مرکزی رویت ہلال کمیٹی حکومت پاکستان
مہتمم مدرسۃ البنات بلوچستان
رکن بورڈ آف گورنرز الحمد اسلامک یونیورسٹی کوئٹہ

Ref No ______

Date 14-9-2025

مختلف بیماریوں سے بچانے کے لیے حفاظتی کا جات لگائیں ہر سال لاکھوں بچے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں جن کی وجہ حفاظتی ٹیکہ جات نہ لگانا ہے۔

3. اچھی صحت کے لیے صاف اور پاکیزہ غذا

اللہ تعالی کا واضح حکم ہے کہ صاف اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ اچھی اور صحت مند زندگی کے لیے ضروری ہے کہ ہماری غذا صاف ہو۔

4. صحت کے حوالے سے ماں کی ذمہ داریاں

عورت کو چاہیے کہ وہ حمل کے آغاز ہی سے اپنے دل و دماغ میں یہ احساس پیدا کرے کہ ایک اہم ترین امانت اس کے سپرد کی گئی ہے اس خوش قسمت خاتون کو چاہیے کہ وہ روحانی جسمانی اور طبّی ہر لحاظ سے احتیاط اور پاکیزگی کا راستہ اپنائیں اور وقت پر طبّی معائنہ کرائے جس کے لیے وہ ماہر ڈاکٹر کا انتخاب کرے اس دوران قرآنی تعلیمات کے مطابق خوراک کا خاص خیال رکھیں۔

5. صحت مند بچے قوم کا مستقبل ہیں

والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی صحت اور عمدہ تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھیں بغیر صحت کے نہ تعلیم ہو سکتی ہے اور نہ ہی تربیت ایسے بچے قوم کے لیے مستقبل میں سماج اور والدین کے لیے بڑا مسئلہ بن جاتے ہیں۔

الغرض

ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے علماء کرام، محراب و ممبر خانقاہوں، امام بارگاہوں اور تمام عبادت گاہوں سے والدین کو ان کی ذمہ داری سے آگاہی دی جائے۔

ڈاکٹر قاری عبدالرشید الازہری (تمغہ امتیاز)

Postal Address: Madrasa-tul-Banat, Kocha Sher Muhammad, Jan Muhammad Road, Quetta, Pakistan.
+92-81-2842130, +92-300-3828700, +92-345-8363784
E-mail: qari_abdul_rasheed@yahoo.com

(Tamgha e Imtiaz)
Dr. Qari Abdul Rasheed
Member:
Council of Islamic Ideology, govt. of Pakistan
Member:
Central Ruet-e-Hilal Committee, govt. of Pakistan
Principal:
Madrasa-tul-Banat Balochistan
Member:
Board of Governor's Al Hamd Islamic University Quetta.

(تمغہ امتیاز)
ڈاکٹر قاری عبدالرشید
رکن اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان
رکن مرکزی رویت ہلال کمیٹی حکومت پاکستان
مہتمم مدرسۃ البنات بلوچستان
رکن بورڈ آف گورنرز الحمد اسلامک یونیورسٹی کوئٹہ

Ref No. ___ Date 14-9-2025

بچوں پر جنسی تشدد احکام اسلام کی روشنی میں

اسلام نے ہر دور میں انسانیت کی رہنمائی کی ہے انسان کی نجی زندگی ہو یا معاشرے کے اجتماعی مسائل، اس سلسلے میں اسلامی ہدایات بہت واضح ہیں اور پھر حقوق الاطفال پر خاص زور دیا گیا ہے اس لیے کہ بچوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور زندگی کی رونق کہا گیا ہے۔

اس پر ہر قسم کے تشدد سے منع کیا گیا ہے جن میں سے جنسی تشدد بھی ہے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی، یہ قبیح اور گھناونے واقعات معاشرے میں رونما ہورہے ہیں اور آج ہمارے بچوں کو کس قدر تباہ کن خطرات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور معصوم بچوں پر جنسی تشدد کے ساتھ ان کے قتل کے المناک واقعات سامنے آرہے ہیں اور بعض اوقات جنسی تشدد، قتل اور پھر ان کو کوڑادان میں پھینک دیا جاتا ہے، اس صورتحال میں تمام طبقات اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں آگے آئیں۔

سب سے پہلے بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کے اسباب معلوم کرنا ضروری ہے۔

اسباب میں تعلیم کا فقدان، بچوں میں ملازمت، عدم تربیت، فحش ذرائع ابلاغ، بچوں کا بڑوں کے ساتھ رہائشی اختلاط، جرائم پیشہ افراد کے ساتھ تعلقات، سزا کا عدم نفاذ، بچوں کی آوارگی، غربت دین سے دوری وغیرہ جو بچوں پر

Postal Address: Madrasa-tul-Banat, Kocha Sher Muhammad, Jan Muhammad Road, Quetta, Pakistan.
+92-81-2842130, +92-300-3828700, +92-345-8363784
E-mail: qari_abdul_rasheed@yahoo.com

(Tamgha-e-Imtiaz)
Dr. Qari Abdul Rasheed
Member:
Council of Islamic Ideology, govt. of Pakistan
Member:
Central Ruet-e-Hilal Committee, govt. of Pakistan
Principal:
Madrasa-tul-Binat Balochistan
Member:
Board of Governor's Al Hamd Islamic University Quetta

(تمغہ امتیاز)
ڈاکٹر قاری عبد الرشید
رکن: اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان
رکن: مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی حکومت پاکستان
مہتمم: مدرسۃ البنات بلوچستان
رکن: بورڈ آف گورنرز، الحمد اسلامک یونیورسٹی کوئٹہ

Ref No. ______

Date 14-9-2025

جنسی تشدد کا ذریعہ ہے، ان اسباب کا سدباب کیا جائے، جس کے لیے

1. بچوں کے عمر کے مراتب ان کی نفسیات کو جانتے ہوئے ان کی تربیت کے ساتھ نگہداشت کی جائے۔
2. بچوں کو اخلاقی بے راہ روی سے دور رکھا جائے۔
3. آوارگی، آوارہ گردی سے بچایا جائے۔
4. تخریب اخلاق کاموں سے علیحدہ کیا جائے۔
5. جھوٹ، فراڈ، چوری وغیرہ معاشرتی برائیوں سے آگاہی دی جائے۔
6. فحش ذرائع ابلاغ سے بچوں کو دور رکھا جائے۔
7. بچوں پر ہر قسم کے استحصال وغفلت کے خاتمہ سے ان کی بات پر توجہ دی جائے، پھر پوری بات سننے کے بعد ان کی راہنمائی کی جائے۔ جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے خواب سننے کے بعد یعقوب علیہ السلام نے ان کی راہنمائی کی تھی۔

الغرض بچوں پر جنسی تشدد کے خاتمے کے لیے اسباب اور سد باب کے امور کو مد نظر رکھتے ہوئے والدین، سرپرست، اساتذہ اور حکومت مل کر بچوں کی پرورش، نگہداشت، تعلیم و تربیت، قران وسنت کے مطابق جدوجہد کریں اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ زیادتی کے مرتکب افراد پر شرعی سزا نافذ کی جائے جو کہ عبرتناک ہو۔

والسلام

ڈاکٹر قاری عبدالرشید (تمغہ امتیاز)

Postal Address: Madrasa-tul-Banat, Kocha Sher Muhammad, Jan Muhammad Road, Quetta, Pakistan.
+92-81-2842130,
+92-300-3828700, +92-345-8363784
E-mail: qari_abdul_rasheed@yahoo.com

Ministry of
Religious Affairs and
Interfaith Harmony

unicef
for every child

CHILD PROTECTION
& WELFARE BUREAU

KHYBER PAKHTUNKHWA
CHILD PROTECTION &
WELFARE COMMISSION
PROTECTION: EVERY CHILD'S RIGHT

Islamic Relief (Pakistan)
IRM Complex, No. 07, Sunrise
Avenue, Park Road, Near
COMSATS University, Islamabad

Tel: +92 (0) 51 2114212-17
Web: www.islamic-relief.org.pk